حیات عیسیٰ

علیہ السلام

سید شجاعت علی شاہ

(داتہ مانسہرہ)

سید شجاعت علی شاہ ------ (دانتہ مانسہرہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کا ہمیشہ سے یہی طریقہ کار رہا ہے کہ وہ مرزا کی زندگی اور حالات وواقعات کا تذکرہ کرنے کے بجائے حیات مسیح کی نفی پر زور دیتے ہیں اور بعض قرآنی آیات کی تاویل کے ذریعے سادہ لوح عوام کو راغب کرنے کے بعد پھر مرزا صاحب کو مسیح موعود بنا کر پیش کردیتے ہیں۔

یہی طریقہ واردات انہوں نے انٹرنیٹ پر بھی استعمال کیا اور بجائے مرزا کو اپنی زندگی کے حوالے سے پیش کرنے کے وفات مسیح کا خود ساختہ عقیدہ من گھڑت دلائل کے زور پر پیش کر کے خالی الذہن مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی مذموم کوشش میں مصروف ہیں۔ اس ضمن میں یہ ضروری جانا کہ پہلے ان کے جملہ دلائل کی قلعی کھولی جائے تاکہ یہیں سے انکا افترا معلوم ہوجائے اور پھر مرزا کی زندگی کے چند گوشے عوام کے سامنے لائیں تاکہ وہ بھی دیکھ لیں کہ جسے مہدی، مسیح اور نبی تک کا درجہ دیا جاتا ہے وہ ایک شریف آدمی بھی تھا کہ نہیں۔

ان کی طرف سے عقیدہ حیات مسیح کی پہلی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ عیسیٰؑ فوت شدہ ہیں کیونکہ ان کی عمر کنز العمال کی روایت میں 120 سال قرار دی ہے۔

یہ کوئی حیرت کی بات نہیں آگے دلائل سے واضح ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی نبوت کا زمانہ گزار کر آسمان پر اٹھالیئے گئے اور قیامت کے قریب وہی عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہونگے اور 45یا40 سال تک اس دنیا میں رہیں گے۔ اس طرح حضرت عیسیٰؑ کی کل طبعی عمر بعثت سے قبل بعثت کے بعد اور نزول کے بعد مل کر اگر 120 سال بن جائے تو کسی کو کیا اعتراض ہے۔ اس میں تو ان کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کی تصدیق ہے نہ کہ تکذیب۔

اس موضوع کی مکمل تفصیل حضرت مولانا سید محمد بدر عالم میرٹھیؒ کے رسالہ تحقیق عمر حضرت عیسیٰؑ میں ملاحظہ ہو۔ یہ رسالہ احتساب قادیانیت جلد چہارم کے صفحہ 587 پر مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

دوسری دلیل جسے صحابہ اور بزرگان امت کا عقیدہ کہا گیا ہے اور صحابہ کا اجماع بتلایا گیا ہے اس میں بخاری شریف کی حدیث پیش کی گئی ہے اس حدیث کے مندرجات پر بحث سے پہلے یہ دیکھ لیجئے کہ اجماع کہتے ہیں حضورؐ کے بعد کسی شرعی مسئلہ پر امت کے مجتہدین کا اتفاق ہونا۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ صحابہ اور امت کے اولیاء وصلحاء کا اس مسئلہ پر کیا عقیدہ ہے جسے اجماع امت کہا جائے۔

اجماع امت تو بعد کی بات ہے پہلے سنئے خود مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی گواہی کہ تیرہ سو برس سے امت حضرت عیسیٰؑ کو آسمانوں پر زندہ تسلیم کرتی ہے۔ ملاحظہ فرمایئے ملفوظات احمدیہ جلد دہم صفحہ 30 مطبوعہ ربوہ۔

"ایک دفعہ ہم دلی میں گئے تھے ہم نے وہاں کے لوگوں سے کہا تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا کہ حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر اٹھایا۔ مگر اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں وہ استعمال کرکے دیکھو وہ یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کو وفات شدہ مان لو"۔

مرزا صاحب کے خلف الرشید مرزائیوں کے خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ 142 پر قمطراز ہیں

"پچھلی صدیوں سے قریبا سب دنیا کے مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا۔ اور بڑے بڑے بزرگ اس عقیدہ پر فوت ہوئے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) سے پہلے جس قدر انبیاء اور صلحاء گزرے ان میں ایک بڑا گروہ عام عقیدہ کے ماتحت حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ خیال کرتا تھا"۔

ناظرین ملاحظہ فرمائے خود مرزا صاحب اور آپ کے فرزند تو امت کا اجماع حیات مسیح پر بتاتے ہیں اور انٹرنیٹ پر صحابہ وبزرگان دین کا عقیدہ اور اجماع وفات مسیح بتایا جائے۔

آیئے امت کے اکابرین کے اقوال کی طرف

۱۔ ان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیمۃ۔ تفسیر ابن کثیر (سورۃ آل عمران:۸۵)

یقیناً حضرت عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے اور وہ قیامت سے قبل تمہاری طرف لوٹیں گے۔

علامہ ابن کثیر ان خوش قسمت شخصیتوں میں شامل ہیں جن کو خود مرزا صاحب اپنے زمانہ کا مجدد تسلیم کرتے ہیں۔

۲۔ فانه لم یمت الی الان بل رفعه الله الی هذه السماء واسکنه بها ۔ فتوحات مکیہ جلد ۳،ص ۳۴۱

پس وہ یعنی عیسیٰ ہرگز فوت نہیں ہوئے (بلکہ ابھی بھی زندہ ہیں) اور اللہ نے انہیں اس آسمان کی طرف اٹھا لیا وہ اسی میں سکونت پذیر ہیں۔

(فتوحات مکیہ: شیخ محی الدین ابن عربی (شیخ اکبر) کی تصنیف ہے)

۳۔ والاجماع علی انه حیی فی السماء وینزل ویقتل الدجال۔ تفسیر وجیز برحاشیہ جامع البیان، ص ۵۲)

اور اجماع اس پر ہے کہ وہ زندہ آسمانوں میں ہیں۔ نازل ہونگے اور دجال کو قتل کریں گے۔

۴۔ اسی فتوحات مکیہ کے جلد ۲ ص ۲۹۱ میں یہ بھی ہے کہ:

ان عیسیٰ ابن مریم نبی ورسوله انه لا خلافه انه ینزل فی اخر الزمان ۔ حکما مقسطا عدلا بشر عنا

بیشک حضرت عیسیٰ بن مریم نبی اور رسول ہیں اور بیشک اس میں خلاف نہیں کہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے اور ہماری شریعت کے ساتھ نہایت عدل کے ساتھ حکومت کریں گے۔

علامہ عبدالوھاب شعرانی نے یواقیت والجواہر صفحہ ۲/۲۲ مطبوعہ مصر ۱۳۲۱ھ میں شیخ اکبر کی عبارت کی تصدیق کر کے اسے دھرایا ہے۔

۵۔ وناسخ رفع الله عزوجل عیسیٰ ابن امریم الی لسماء ۔ (غنیۃ الطالبین، ص ۲۸۲، مطبوعہ لاہور، فصل عاشورہ)

اور نویں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو آسمان پر اٹھالیا۔ (غنیۃ الطالبین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کی تصنیف ہے)

۶۔ ونزول عیسیٰ علیه السلام من السماء وسائر علامات یوم القیامه علیٰ ماوردت الاخبار الصحیحه حق کائن۔ (شرح فقہ اکبر، ص ۱۳۵)

حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نازل ہونا اور دیگر تمام علامات قیامت جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہوئی ہیں۔

۷۔ واجمعت الامة علی ان الله عزوجل رفع عیسیٰ الی اسماء ۔ (الابانہ عن اصول الدیانہ، ص ۴۶)

امت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ عزوجل نے حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھایا۔

الابانہ عن اصول الدین امام اہلسنت ابوالحسن الاشعری کی تصنیف ہے۔

۸۔ فان قلت کیف کان آخر الانبیاء و عیسیٰ علیه السلام ینزل فی آخر الزمان۔ قلت معنی کونه آخر الانبیاء انه لا نبیاً احد بعده وعیسیٰ ممن نبی قبله۔ (تفسیر کشاف، ص ۲۱۵)

اگر تو کہے کہ حضور علیہ السلام آخر الانبیاء کیسے ہوئے حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں نازل ہونگے۔ میں کہوں گا آخر الانبیاء ہونے کے معنی یہ ہیں کہ حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائیگا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو نبوت پہلے مل چکی ہے۔ (تفسیر کشاف علامہ زمخشری کی تصنیف ہے)

۹۔ فان قیل فما الدلیل علی نزول عیسیٰ علیه السلام من القرآن فالجواب الدلیل علیٰ نزوله قوله تعالیٰ وان من اهل الکتب الا لیومننن به قبل موته ۔ ای حین ینزل ویجتمعون علیه وانکرت المعتزله والفلا سفة والیهود والنصاری عروجه بجسده الی السماء وقال تعالیٰ فی عیسیٰ علیه السلام وانه لعلم للساعة قری، لعلم بفتح اللام والعین ولضمیرفی انه راجع الی عیسیٰ علیه السلام لقوله تعالیٰ ولما ضرب ابن مریم مثلا ومعناه ان نزوله علامة القیامة وفی الحدیث فی صفة الدجال فبینا هم فی

الصلوٰۃ اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم منزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق .... فقد ثبت نزولہ علیہ السلام بالکتاب والسنۃ وزعمت النصاری ان ناسوتہ صلب ولا ھوتہ رفع والحق انہ رفع بجسدہٖ الی السماء والایمان بذالک واجب قال تعالیٰ بل رفعہ اللہ الیہ۔ (یواقیت والجواہر: صفحہ ۱۴۶ جلد ۲)

اگر کہا جائے کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر قرآن سے کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ ان کے نزول پر ایک تو یہ قول تعالیٰ دلیل ہے۔ وان من اھل الکتٰب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ: یعنی جب نازل ہونگے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے۔ اور معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود اور نصاریٰ ان کے آسمان پر اٹھائے جانے سے انکار کرتے ہیں اور دوسرا قول باری تعالیٰ دلیل ہے جو حضرت عیسیٰ کے بارے میں ہے۔ وانہ لعلم للساعۃ یعنی ان کا نزول قیامت کی علامت ہے۔ تیسرے حدیث دجال کے بیان میں ہے کہ اس حالت میں کہ لوگ نماز کی تیاری میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو دمشق کے شرقی منارے سفید کے پاس نازل فرمائے گا۔

پس حضرت عیسیٰ کا نزول کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ان کے ناسوت کو سولی دی گئی اور ان کے لاہوت کو اٹھایا گیا۔ اور حق یہ ہے کہ ان کو بجسدہ آسمان پر اٹھایا گیا اور اسی پر ایمان واجب ہے لقولہ تعالیٰ بل رفعہ اللہ الیہ۔

(یواقیت والجواہر شیخ عبدالوھاب شعرانی کی تصنیف ہے)

۱۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آسمان سے نزول فرمائیں گے تو حضرت خاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کے متابعت کریں گے۔ حضرت خواجہ محمد پارسا جو حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہما کے کامل خلفاء میں سے ہیں اور بڑے عالم اور محدث بھی ہیں۔ اپنی کتاب فصول ستہ میں معتبر نقل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول کے بعد امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب پر عمل کریں گے۔ اور ان کے حلال کو حلال اور ان کے حرام کو حرام کریں گے۔

مکتوب نمبر ۱۷، دفتر سوم: (مکتوبات امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ) ص ۳۶۹، جلد دوم اردو ترجمہ مطبوعہ مکتبہ مدینہ لاہور۔

۱۱۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت کا ایک واقعہ ہے کہ سعد بن ابی وقاصؓ جو کہ حضرت عمرؓ کی طرف سے قادسیہ کے حاکم تھے۔ ان کو لکھا کہ عراق کی طرف لشکر روانہ کریں انہوں نے تین سو سوار روانہ کئے۔ فتح کے بعد یہ لوگ ایک پہاڑی کے قریب نماز کیلئے رکے اور تو ان دی تو پہاڑ سے اذان کے جواب کی آواز سنائی دی۔ آواز دینے پر ایک سفید ریش آدمی پہاڑ کے شگاف سے نکلا اور سلام کیا۔ پوچھنے پر بتایا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وصی زریب بن برثملا ہے۔ اور اس کیلئے یہ دعا کی گئی ہے کہ وہ اس وقت تک زندہ رہے جب تک کہ عیسیٰؑ آسمان سے نازل نہ ہوں اور وہ آپ سے دوبارہ نہ ملے اور کہا کہ میری طرف سے حضرت عمرؓ کو سلام کہہ دو۔ چنانچہ سلام پہنچایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ کو لکھا کہ اپنے ساتھ مہاجرین اور انصار کو لیکر اس پہاڑی پر جاؤ اور ان کو میرا سلام کہو۔ چنانچہ چار ہزار مہاجرین وانصار وہاں گئے اور چالیس دن تک تو ان کہہ کر نماز پڑھتے رہے مگر پھر وہ نظر نہ آیا۔ یہ واقعہ ازالۃ الخفا کے باب مکاشفات عمرؓ میں موجود ہے۔ (فتوحات مکیہ جلد چہارم صفحہ ۱۲۹ تا ۱۳۱ اردو چشتی کتب خانہ فیصل آباد)

اس واقعہ سے معلوم یہ ہوا کہ حضرت عمرؓ اور چار ہزار انصار مہاجرین صحابہ سب کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ بقید حیات ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے ان کا نزول ہوگا۔ ورنہ صحابہ کرام یہ واقعہ سن کر اس کی تصدیق کرنے کی بجائے اسے غلط کہتے۔

۱۲۔ علامہ ابن حزم۔ کتاب الفصل فی الملل والنحل، ص ۱۸۰ میں لکھتے ہیں۔

او ان بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیاً غیر عیسیٰ بن مریم فانہ لایختلف اثنان فی تکفیر۔

یا یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی سوائے عیسیٰؑ کے پس ایسے شخص کی تکفیر سے دو آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں۔

۱۳۔ ان المسیح رفع وصعد الی لسماء (ہدایۃ الحیاریٰ عن الیہود والنصاریٰ) ص: ۱۳

یعنی مسیح علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ ھدایۃ الحیاری؛ حافظ ابن قیم کی تحریر ہے۔

جن کو مرزائی بھی علامہ مانتے اور لکھتے ہیں۔یہی علامہ ابن قیم: صفحہ ۱۰۲ میں لکھتے ہیں۔

ان المسیح نازل من السماء فیکم بکتاب اللہ وسنتہ رسول۔

بیشک مسیح آسمان سے تمہارے اندر اتریں گے اور کتاب اللہ و سنت رسول پر عمل کریں گے۔

۱۴۔ **وان من اھل الکتب الالیومنن بہ قبل موتہ ۔ عن محمد بن علی بن ابی طالب یعنی ابن الحنفیہ ان عیسیٰ لم یمت وانہ رفع الی السماء وھو نازل قبل ان تقوم الساعۃ** ۔(درمنثور)

یعنی محمد بن حنفیہ حضرت علی کے صاحبزادے اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں اور وہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور وہ وہی اتریں گے قیامت سے پہلے۔(درمنثور علامہ جلال الدین سیوطی کی تحریر ہے۔)ان کو بھی مرزا صاحب اپنے وقت کا مجدد تسلیم کرتے ہیں

۱۵۔ **وعن جعفر عن ابیہ عن جدہٖ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کیف تھلک امتہ انا اولھا والمھدی وسطھا ولمسیح اخرھا۔** (مشکوٰۃ ۵۸۳)

حضرت امام جعفر صادقؒ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔کیونکر ہلاک ہوسکتی ہے وہ امت جس کے اول میں میں درمیاں میں مہدی اور آخر میں مسیح علیہ السلام ہوں۔یہ حدیث تو تھی مشکوٰۃ کی روایت کردہ اب آیئے بخاری شریف کی طرف.....جلد اول ص ۴۹۰ کھولیئے۔

۱۶۔ امام بخاریؒ جن کو خود مرزا صاحب اور ان کے ماننے والے بھی قابل اعتبار اور اعتماد جانتے ہیں ایک باب تحریر کرتے ہیں اور عنوان یہ لکھتے ہیں۔

باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام :۔نزول عیسیٰؑ کا مستقل باب اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت امام بخاری بھی ساری امت کی طرح یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور نازل ہونگے۔اب کسی اشکال کو دل میں نہ لایئے کیونکہ امام بخاری کسی مسیح موعود کی بات نہیں کرتے بلکہ حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہیں جو بجائے خود ایک دلیل ہے۔

۱۷۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت نقل کرتے ہیں کہ:۔حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے۔

والذی نفسی بیدہٖ لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تمہارے اندر ابن مریم اتریں گے۔ (بخاری: جلد اول ،صفحہ ۴۹۰)

حضورؐ کا قسم کھا کر ابن مریم کے نزول کا ذکر کرنا۔اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔لفظ ابن مریم توجہ طلب ہے۔اس حدیث کے آخر میں

حضرت ابوہریرہؓ نے یہ فرمایا کہ چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ **وان من اھل الکتاب** ....

کہ ہر اہل کتاب عیسیٰؑ کی موت سے قبل ان پر ایمان لے آئے گا۔ تین بار یہ بات دھرائی

اس باب کی دوسری حدیث جو امام بخاری نے نقل کی وہ بھی حضرت ابوہریرہ کی روایت کردہ ہے۔ فرمایا

۱۸۔ **کیف انتم اذانزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم** (بخاری: جلد اول صفحہ ۴۹۰)

تمہارا کیا ہی حال ہوگا جب تمہارے اندر ابن مریم اتریں گے۔درآنحالیکہ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

۱۹۔ **نزول عیسی ابن مریم** اور **وامامکم منکم** یعنی اور امام تم میں کا تم میں۔اس سے دو باتیں واضح ہوگئیں۔

۱۔حضرت عیسیٰؑ ابن مریم خود نازل ہونگے کوئی دوسرا موعود نہیں اور

۲۔حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدی دو الگ شخصیات ہیں اور امام مہدی اس امت میں سے ہوگا۔

ان حوالوں کے بعد اب امام بخاری کی طرف کسی اور عقیدہ کی نسبت کرنا یا ان کی کسی روایت کو اپنے مطلب کیلئے استعمال کرنا انتہائی زیادتی ہے۔مگر کیا کیا جائے کیونکہ ایسا

کرنا تو مرزا کی سنت اور ریہ کار ان مرزا کا طریقہ ہے۔

جہاں تک اس دعوے کا تعلق ہے کہ صحابہ اکرم کا اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰؑ فوت شدہ ہیں اور بخاری شریف کی کتاب المغازی باب المرض النبیؐ کی جس حدیث کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اس میں دراصل وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ اور صحابہ کے اضطراب و پریشانی کو صدیق اکبرؓ کے اس آیت قرآنی کے پڑھنے پر ختم ہوا ذکر کیا ہے۔ وہ آیت یہ ہے۔

ومامحمد الارسول قدخلت من قبله الرسل۔ (آل عمران ۱۴۴)

مرزائیوں کو اس سے یہ اشکال ہوا کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ محمدؐ سے قبل کے جملہ انبیا فوت ہو چکے ہیں۔ یہی ان کی غلطی ہے۔ کہ اگر فوت ہونے کا بتلانا مقصود ہوتا تو" قدماتت" کا لفظ کیوں نہ ذکر ہوتا۔ قدخلت اسی لئے ذکر کیا کہ تیرویں صدی کا دجال لوگوں کو گمراہ نہ کرسکے۔ قدخلت دراصل خلو سے مشتق ہے جس کے معنی گزر چکنے اور چھوڑ کر چلے جانے کے ہیں۔ دیکھئے تفسیر کبیر: ص ۵۰: جلد ۳

قدخلت من قبله رسول ۔ فسیخلو کما خلوا.......... آپ بھی ان میں موجود نہیں رہیں گے جیسے دوسرے رسول موجود نہیں رہے۔

یہی بات تفسیر خازن، المدارک، ابن کثیر اور کشاف وغیرہ میں مذکور ہے۔

اس سے تو حیات وفات مسیح کا کوئی تعلق سرے سے ہے ہی نہیں۔ ہاں بہر حال مذکورہ بالا اور اس کے علاوہ بے شمار احادیث حیات و نزول مسیح پر صریح دلالت کرتی ہیں۔

اجماع صحابہ، اجماع امت حیات مسیح ابن مریم و نزول من السماء مسیح ابن مریم کا اوپر کی سطور میں ذکر کردیا گیا ہے۔ اس مسئلہ کی مکمل تفصیل جاننے کیلئے تحفہ قادیانیت جلد اول: ص ۲۵۷، جلد سوم: ص ۵ و ص ۳۹۳: ص ۷۰۱۔ احتساب قادیانیت: ص ۹۵، ص ۱۵۴، ص ۵۴۲، ص ۵۷۶ اور ص ۵۹۱ وغیرہ کا مطالعہ انتہائی فائدہ مند ہے۔

اب آیئے حیات مسیح کے انکار کرنے والوں کو مرزا صاحب کے چیلنج والی حقیقت کی طرف

کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب البریہ (روحانی خزائن جلد ۱۳، ص ۲۲۵) پر بیس ہزار روپے تاوان کا چیلنج دیا تھا اور اپنے غلط عقیدہ سے توبہ کرکے تمام کتابوں کو جلا دینے کا اعلان کیا تھا۔ اس بات پر کہ اگر کوئی حدیث **نزول عیسیٰ من السماء** کے الفاظ بتادے۔

ان کا فرمان ہے کہ "پوچھا جائے کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے تو نہ کوئی آیت پیش کرسکتے ہیں اور نہ کوئی حدیث دکھلا سکتے ہیں۔ صرف نزول کے لفظ کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰؑ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے"

دعویٰ یہ ہے کہ کوئی حدیث صحیح تو کیا وضعی بھی نہیں اگر ہو تو مرزا صاحب توبہ کرکے کتابیں جلا دیں گے۔ اور بیس ہزار روپے تاوان دیں گے۔

لیجئے ملاحظہ فرمایئے:۔ اور مرزا تو انجام کو پہنچ چکا آپ توبہ کرلی جیئے اور مرزائیت کو خیرباد کہہ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوجائے۔

۱۔ **وعن ابن عباسؓ قال لما ارد اللہ ان یرفع عیسیٰ الی لسماء خرج الی اصحابہ والبیت اثنا عشرجل من الحوارین** (تفسیر ابن کثیر ۲۲۸: جلد ۳)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو آسمان کی طرف اٹھا لینے کا ارادہ فرمایا تو عیسیٰؑ اپنے اصحاب کیطرف نکلے۔ کو میں بارہ خواری تھے۔

فلما توفیتنی المراد به وفاة الرفع الی السماء من قوله انی متوفیك ورافعك الی ۔ تفسیر کبیر ۱۲۳: جلد ۲

توفیتنی سے مراد: آسمان کی طرف اٹھانا جیسا کہ ارشاد ہے۔ انی متوفیك ....

فلما توفیتنی سے مراد: اٹھانا آسمان کی طرف جیسا کہ ارشاد ہے متوفیك ورافیك ۔ پس توفی کے معنی کسی شے کا پورا پورا لے لینا اور موت اس کی ایک قسم ہے۔ (تفسیر ابی السعود ص ۱۰۱: جلد ۲)

فلما توفیتنی یعنی فلما رفعتنی فالمرادبه وفاة الرفع لا وفاة الموت

توفیتنی یعنی جب اٹھالیا مراد ہے۔ وفاة الرفع نه کر وفا الموت۔ (تفسیر خازن ص ۵۴۲، جلد اول)

وعن ابن عباسؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل اخی عیسیٰ ابن مریم من السماء

(کنز العمال: ص ۲۶۸، ۲۵۹، جلد: ۷)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میرا بھائی عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

عن ابن عباسؓ کنا فی المسجد فتذاکر فضل الانبیاء فذکرنانوحاً بطول عبادته وابراهیم بخلته وموسیٰ بتکلیم الله ایاه وعیسیٰ برفعه الی السمآء ۔ (درمنثور)

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم صحابہ مسجد میں فضیلت انبیا کا ذکر کرتے تھے کہ نوحؑ کو طول عبادت کے ساتھ، ابراہیم کو خلت کے ساتھ اور موسیٰ کو تکلیم اللہ کے ساتھ اور عیسیٰ کو آسمان پر اٹھائے جانے کے ساتھ فضیلت دی۔

عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء واما مکم منکم۔ (کتاب الاسماء والصفات للبیہقی)

ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ نے تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ تمہارے اندر عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے درآنحالیکہ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

"امت مسلمہ کا شروع سے لیکر اب تک یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے وہ قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہونگے حضورؐ کی شریعت کے مطابق حکومت عادلانہ فرمائیں گے۔ دجال کو وہی قتل کریں گے اور ان کے نزول کے وقت امام مہدی موجود ہونگے۔ وہ حضورؐ کے نواسے حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہونگے ان کا نام محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔"

حیات ورفع ونزول عیسیٰ کی احادیث آپ نے دیکھ لیں۔ دجال کے قتل کے بارے میں اور امام مہدی جو کہ ایک علیحدہ شخصیت ہونگے کے بارے احادیث ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ بخاری شریف اور دیگر کتب احادیث میں ابن صیاد کا قصہ ذکر کیا گیا ہے۔ اور طویل حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی کہ یارسول اللہ میں اس کو قتل کردوں حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔

ان یکن هوفلست صاحبه انما صاحبه عیسیٰ ابن مریم ۔ والا یکن هو فلیس لك ان تقتل رجل من اهل العهد۔ اگر دجال یہ ہے تو اسکے قاتل تم نہیں عیسیٰ ابن مریم ہونگے اور اگر یہ دجال نہیں تو تم ایک ذمی کو قتل نہیں کرسکتے۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۴۷۹)

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام حضرت عیسیٰ کے نزول کے قائل تھے اور یہ بھی کہ دجال انہی کے ہاتھوں سے قتل ہوگا۔

۲۔ عن علی ابن ابی طالب رضی الله عنه قال یقتل الله تعالیٰ الدجال بالشام علی عقبه یقال لها عقبه افیق لثلاث ساعات یمضین من النهار علی یدی عیسیٰ بن مریم۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کے ہاتھ سے دجال کو شام میں تین ساعت دن چڑھے ایک گھاٹی میں جس کو افیق کی گھاٹی کہا

جاتا ہے قتل کریگا۔ (کنز العمال: ص ۲۶۷، جلد: ۷)

۳۔ عن مجمع بن جارية الانصاری يقول سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول يقتل ابن مريم الدجال بباب لد۔ عن عمران بن حسين ۔ ونافع بن عتبه وابی برزه وحذيفه بن اسيد و ابی هريره وكيسان وعثمان ابی العاص وجابر وابی امامه وابن مسعود وعبدالله بن عمر وسمره بن جندب ۔ ولنواس بن سمعان وعمر بن عوف وحذيفه بن اليمان هذا حديث صحيح۔

(ترمذی: جلد۲ ص ۴۸)

۴۔ عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يوشك ان ينزل فيكم ابن مريم عدلا يقتل الدجال.......... (درمنثور: ۲۴۲۔ ۳) (ابن کثیر)

۵۔ عن ابی هريرةؓ مرفوعا۔ ليس بينی وبين عيسیٰ نبی وانه نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل مربوع الی لحمره والبياض ينزل بين المصريتين كان راسه يقطروان لم يصيبه بلل فيقاتل الناس علی الاسلام فيدق الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزيه ويهلك الله فی زمانه الملل كلها الا الاسلام ويهلك الله فی زمانه المسيح الدجال فيمكث فی الارض اربعين سنة ثم يتوفی فيصلی عليه المسلمون۔ (ابوداؤد، صفحہ ۲۳۸، جلد۲)

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا عیسیٰ اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں اور تحقیق وہی اتریں گے پس جب تم انکو دیکھو تو پہچان لو کہ وہ ایک آدمی متوسط قد سرخ سفید دو زرد چادریں اوڑھے ہوئے اتریں گے گویا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اگرچہ انکو پانی نے مس نہیں کیا ہوگا۔ پس لوگوں سے اسلام پر مقاتلہ اور جہاد کریگا۔ صلیب کو توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنیکا حکم دیگا اور جزیہ کو موقوف کردے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں تمام ملل کو ہلاک کردیگا۔ سوائے اس کے پھر سب مسلمان رہ جائیں گے۔ اور ان کے زمانہ میں اللہ مسیح الدجال کو ہلاک کرے گا۔ پس وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے پھر وفات پائیں گے۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

۶۔ عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم المهدی منی اجلی الجبهة اقنی الانف يملا الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجوراً يملك سبع سنين۔

(رواہ ابوداؤد) مشکوۃ ۴۷۰

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مہدی میری اولاد میں ہے۔ روشن وکشادہ پیشانی بلند ناک وہ زمین کو اس طرح عدل سے بھردے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی وہ سات سال تک زمین پر حکومت کریگا۔

۷۔ عن ام سلمةؓ قالت سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول المهدی من عترتی من اولاد فاطمة ۔ (رواہ ابوداؤد) مشکوۃ ۴۷۰

ام سلمہؓ فرماتی ہیں میں نے رسول اللہؐ سے یہ فرماتے سنا ہے کہ مہدی میری عترت میں سے یعنی حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوگا۔

عن عبدالله بن عمر وقال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ينزل عيسیٰ ابن مريم الی الارض فيتزوج ويولدله ويمكث خمساً واربعين سنته ثم يموت فيدفن معی فی قبری فاقوم انا وعيسیٰ ابن مريم فی قبر واحد بين ابی بكر وعمر رواه الجوزی فی كتاب الوفا۔ (مشکوۃ ۴۸۰)

عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ؐ نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ اسلام زمین پر نازل ہونگے۔ نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی وہ پینتالیس برس تک دنیا میں رہیں گے پھر وہ وفات پائیں گے اور میری قبر میں دفن ہونگے۔ میں اور عیسیٰ قیامت کے روز ایک قبر سے ابی بکر و عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔

۹۔ عن عبداللّٰہ بن سلامؓ قام مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعیسیٰ ابن مریم یدفن معہ ۔ قال ابو مودود قد بقی فی البیت موضع قبر۔ (رواۃ الترمذی، مشکوٰۃ ۵۱۵)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ توراۃ میں محمدؐ کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور یہ لکھا ہے کہ آپ کی قبر میں عیسیٰ بن مریم دفن ہوں گے۔ ابو مودود کلیان ہے کہ جس حجرہ مبارک میں حضورؐ کی قبر مبارک ہے اس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

۱۰۔ عن ابی اسحاق قال قال علی ونظر الی ابنہ الحسن قال ان ابنی ھذا سید کما سماہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وسیخرج من صلبہ رجل یسمیٰ باسم بنیکم یشبہ فی الخلق ولا یشبہ فی الخلق ثم ذکر قصہ یملا الارض عدلا۔ (رواہ ابوداؤد...... مشکوٰۃ ۴۷۱)

ابی اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنے صاحبزادے حضرت حسنؓ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا یہ میرا بیٹا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سید ہے۔ عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا اخلاق وعادات میں وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ ہوگا صورت وشکل میں مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے انکے عدل وانصاف کا واقعہ بیان فرمایا۔

ان تمام شواہد سے یہ امور واضح ہو گئے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ وہی عیسیٰ ابن مریم قرب قیامت میں دمشق میں امام مہدی کی موجودگی میں نازل ہونگے۔ عیسیٰ بن مریم کے علاوہ کوئی شخص (غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ) مسیح نہیں ہوسکتا۔ امام مہدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی اولاد میں سے ہونگے۔ کوئی غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ قوم مغل برلاس مہدی نہیں ہوگا۔

قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کا مطالعہ یہ بھی بتاتا ہے کہ جہاں بھی مسیح کا تذکرہ ہے وہاں عیسیٰ ابن مریم کے الفاظ ہیں اور صرف مسیح نہیں ذکر کیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ عیسیٰ یا مسیح نہیں بن سکتا بلکہ مسیح عیسیٰ ابن مریم ہی میں وہی نازل ہونگے اور وہی دجال کو قتل کریں گے۔ اور ان کی آمد سے پہلے ایک شخصیت امت میں محمد ابن عبداللہ حضرت حسن بن علیؓ کی اولاد میں سے موجود ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اور قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

ما کان محمد ابا احمد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبین۔ (سورۃ احزاب)

محمدؐ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔

خاتم النبین کا مطلب امت کے تمام علماء، فقہا، صوفیا، مفسرین اور محدثین، صحابہ کرام یہ کرتے ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آپ آخری نبی ہیں اس پر قرآن مجید کی ایک سو سے زیادہ آیات اور سینکڑوں احادیث نبویؐ موجود ہیں۔

مرزائی اپنی گمراہ روش کے مطابق بجائے مرزا کی ذاتی اور نجی زندگی لوگوں کو بتانے کے پہلے حیات مسیح کے بارے میں لوگوں کو شکوک وشبہات میں مبتلا کرتے ہیں پھر انتہائی مکاری کے ساتھ مرزا کو مسیح موعود اور مہدی بتاتے ہیں اور پھر خاتم النبین کی خود ساختہ تاویل کے ذریعے اسے نبی بنا دیتے ہیں۔ خود تو گمراہ ہوتے ہی ہیں بعض سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے فریب میں لا کر گمراہ کر دیتے ہیں

مسیح حضرت عیسیٰ ابن مریم ہیں جو آسمان سے بنفسہٖ نازل ہونگے۔ امام مہدی حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی ذریت میں حضرت علیؓ کی ایک روایت کے مطابق حضرت حسنؓ کی اولاد میں پیدا ہونگے اور محمد اسم مبارک ہوگا والد کا نام عبداللہ ہوگا۔

اب یہ شخص نہ مسیح ہے نہ مہدی اور نہ ہی نبی کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔

اس مضمون کی مکمل تشریح:۔ تحفہ قادیانیت جلد اول صفحہ ۱۵ احتساب قادیانیت جلد چہارم ص ۳۶۵ احتساب قادیانیت جلد ششم ص ۴۲۱

احتساب قادیانیت جلد دوم ص ۱۵ آئینہ قادیانیت ص ۲۷

وغیرہ کتب میں پڑھی جا سکتی ہیں۔ جہاں علماء امت نے احقاق حق اور ابطال باطل کا حق ادا کیا ہے۔ اس مختصر مضمون میں اب ختم نبوت کے متعلق چند حوالہ جات

۱۔ **عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی و اناخاتم النبین لانبی بعد ی** (ابو داؤد: ص ۲۲۸ ترمذی: ص ۴۵)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہونگے۔ ہر ایک یہی کہیگا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔

یہ حدیث متواتر کے درجہ میں ہے۔ تفصیل کیلئے صفحہ ۱۹ تحفہ قادیانیت جلد اول۔

۲۔ **عن انس بن مالکؓ قال قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قدانقطعت فلا رسول بعدی ولانبی** (ترمذی: ص ۵۱ جلد ۲، مسند احمد: ۲۶۷ جلد ۳)

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔

یہ حدیث بھی متواتر کے درجہ میں ہے۔

۳۔ **عن سعد عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی تبوک فاستخلف علیا قال اتخلفنی فی الصبیان والنساء قال الا ترضیٰ ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لیس نبی بعدی۔** (بخاری: جلد ۲، ص ۱۳۳)

حضرت سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ تبوک کی لڑائی کیلئے نکلے تو حضرت علیؓ کو پیچھے اپنا نائب چھوڑا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارونؑ کی حضرت موسیٰؑ سے تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ حدیث بھی متواتر ہے۔

۴۔ **عن ابی ھریرہؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الاموضع لبنۃ من زاویہ من زوایاہ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنہ وانا خاتم النبین۔**

(صحیح بخاری کتاب المناقب ص ۵۰۱، مسلم ۲۴۸، مشکوٰۃ ۵۱۱)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین وجمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ لگادی گئی؟ آپؐ نے فرمایا میں وہی آخری اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔ یعنی محل نبوت کی تکمیل ہو چکی اب کوئی ضرورت نہیں۔

۵۔ **عن جبیر بن مطعمؓ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء ۔ انا محمد ونا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔** (بخاری ...... مسلم مشکوٰہ ص ۵۱۵)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا کہ میرے چند نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائیں گے۔ اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

''اب چند ایک ضروری اقوال ان بزرگان جن کی عبارات کو قطع برید کے بعد اپنے مطلب کیلئے پیش کیا جاتا ہے''۔

۱۔ ودعوی النبوة بعد نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کفر بالا جماع (شرح فقہ اکبر ص ۲۰۲)

علامہ ملاعلی قاری جن کو مرزائی بھی امام اہلسنت لکھتے ہیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا بالاجماع کافر ہے۔

۲۔ اذالم یعرف ان محمداً صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔ (الاشباہ والنظائر صفحہ ۱۲۸، از علامہ ابن نجیم مصری حنفی)

اگر تو یہ نہ جانے کہ محمد آخری نبی ہیں تو تو مسلمان نہیں کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔

ہمارے نبی کی موجودگی یا آپ کے بعد جو کوئی کسی نبوت کا قائل ہوا یا اس نے خود اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یا پھر دل کی صفائی کی بنا پر اپنے کسب کے ذریعے نبوت کے حصول کے جواز کا قائل ہوا یا پھر اپنے پر وحی کے اترنے کو کہا اگرچہ دعویٰ نبوت نہ کیا۔ یہ سب قسں کے لوگ نبی علیہ السلام کے دعویٰ ....انا خاتم النبیین کی تکذیب کرنے والے کافر ٹھہرے۔ (شفاء قاضی عیاض: صفحہ ۲۴۷، جلد ۲)

۳۔ خاتمیت زمانی اپنا دین وایمان ہے ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں۔ مناظرہ عجیبہ ص ۳۹۔ دار العلوم دیوبند مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ وسلم کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے۔ ص: ۳۰ مناظرہ عجیبہ: قاسم نانوتویؒ

اب آیئے قرآن مجید کی آیت سے ایک سادہ سی مثال کے ذریعے مسئلہ کی وضاحت

اللہ رب العزت نے انسانوں کی ہدایت کیلئے انبیاء کا سلسلہ شروع کیا تو پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے۔ ان کے بارے میں قرآن مجید کا بیان ہے کہ:۔

۱۔ ان اللّٰہ اصطفیٰ آدم ونوحا وآل ابراھیم (آل عمران: ۳۳)

بے شک اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے گھر کو۔

فہرست انبیاء میں حضرت آدم علیہ السلام کا نام نامی سب سے اول شامل ہے۔

۲۔ اولئک الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبین من ذریة آدم (مریم: ۵۸)

یہ وہ لوگ ہیں جن پر انعام کیا اللہ نے پیغمبروں میں آدم کی اولاد ہیں۔

گویا آدم علیہ السلام کے بعد نبوت جاری رہی۔

۳۔ انا واحینا الیک کما اوحینا الی نوح و النبین من بعدہٖ۔ (نساء: ۱۶۳)

ہم نے وحی بھیجی تیری طرف جیسے وحی بھیجی نوح پر اور ان نبیوں پر جو اس کے بعد ہوئے۔

یعنی حضرت نوحؑ کے بعد نبوت جاری رہی۔

۴۔ ووھبالہ اسحٰق ویعقوب وجعلنا فی ذریة النبوة والکتب۔ (عنکبوت: ۲۷)

اور دیا ہم نے اس کو اسحٰق اور یعقوب اور رکھ دی اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب۔

یعنی اسحٰق و یعقوب علیہ والسلام کے بعد بھی نبوت جاری رہی۔

۵۔ ولقد اتینا موسیٰ الکتاب وقفینا من بعدہٖ بالرسل۔ (البقرۃ:۸۷)

اور بیشک دی ہم نے موسیٰ کو کتاب اور پے در پے بھیجے اس کے پیچھے رسول۔

یعنی موسیٰ کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری۔

یہاں تک تو بات تھی سلسلہ نبوت کے جارے رہنے کی اب چونکہ اختتام مقصود تھا اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی یہ کہلوایا۔

۶۔ واذقال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقالمابین یدیہ من التوراۃ ومبشر برسول یاتی من بعدا سمہ احمد۔ (صف ۶)

اور جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے اے بنی اسرائیل میں بھیجا ہوا آیا ہوں اللہ کا تمہارے پاس یقین کرنے والا اس پر جو مجھ سے آگے ہے توریت اور خوشخبری سنانے والا ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اس کا نام ہے۔ احمد۔

حضرت عیسیٰ تک نبوت جاری رہی اور قرآن مجید کا اعلان ہوتا رہا۔ اب عیسیٰ کی زبانی اعلان کروایا کہ میرے بعد صرف ایک رسول آئے گا جس کا اسم مبارک احمد ہوگا۔ (برسول ..... یاتی ..... من بعد)

گویا اب اللہ رب العزت اس سلسلہ نبوت کو بند کرنے والے ہیں۔

۷۔ وما محمد الا رسول قدخلت من قبلہ الرسل۔ (آل عمران ۱۴۴)

اور محمد تو ایک رسول ہے۔ ہو چکے اس سے پہلے بہت رسول۔

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تو سلسلہ انبیاء جاری تھا۔ بعد میں کوئی رسول نہیں۔ ورنہ یہاں بھی پہلے والا اعلان ہوتا۔

۸۔ کذالک ارسلنٰک فی امۃ قدخلت من قبلھا امم۔ (رعد ۳۰)

اسی طرح تجھ کو بھیجا ہم نے ایک امت میں۔ گذر چکی ہیں اس سے پہلے بہت امتیں۔

امت بھی ایسی جس سے قبل تو امتیں گزریں بعد میں کوئی دوسری امت نہیں کیونکہ کوئی نبی اور رسول اب نہیں آئے گا۔

قرآن مجید میں جہاں ایمانیات کا ذکر ہے وہاں پہلی کتب پر ایمان کا ذکر ہے۔ نہ کہ کسی بعد کی کتاب کا۔ ..... ملاحظہ فرمائے۔

۹۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک۔ (بقرہ ۴)

وہ جو ایمان لائے اس پر جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور اس پر جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے۔

یعنی پہلے انبیاء اور کتب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ بعد میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔

قرآن مجید میں تقریباً تیس سے زیادہ مقامات پر آپؐ سے پہلے نبوت و رسالت کا ذکر ہے۔ مگر بعد کا تو کوئی شائبہ تک بھی نہیں ہوسکتا۔

۱۰ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔ (المائدہ ۳)

آج میں پورا کر چکا تمہارے لئے دین تمہارا اور پورا کیا تم پر میں نے احسان اپنا۔

یعنی آج کے دن دین کی تکمیل ہوچکی لہٰذا سلسلہ انبیاء اب ختم ہے۔

پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اعلان کروادیا کہ

۱۱۔ "قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا"۔ (الاعراف ۱۵۸)

آپ فرما دیجئے اے لوگو میں رسول ہوں اللہ کا تم سب کی طرف۔

یعنی آپ کی نبوت ورسالت اور کتاب شریعت قیامت تک کے آخری انسان کیلئے کافی وشافی ہے۔لہٰذا اب کوئی نبی اور رسول یا کتاب قطعاً نہیں آئے گی۔

جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سلسلہ نبوت کے آخری فرد ہیں آپ پر اس سلسلہ کو ختم کر کے آپ کو خاتم النبیین کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز فرما دیا اور آپ کو قیامت تک کیلئے نبی اور قرآن مجید کو قیامت تک کیلئے کتاب مقرر فرمایا۔

یہ تو تھی بات دلائل وبراہین کی جن میں مرزائی لوگوں کو الجھاتے ہیں اور چرب زبانی کے زور پر ایک نا اہل شخص کو امامت ونبوت جیسے عالی مراتب پر فائز بتانے کی کوشش میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔مگر یہ کوئی نہیں بتاتا کہ وہ شخصیت تھی کون۔اب آیئے دیکھتے ہیں کہ اپنی کتابوں کی روشنی میں وہ کیا تھا۔

۱۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 پر مرزا صاحب کی شاعری کا ایک نمونہ ہے لمبی نظم کے چھٹے شعر میں اپنا تعارف یوں کراتے ہیں۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

۲۔ **من گفتم که حجر اسود منم** (حقیقۃ الوحی صفحہ 41 اور حاشیہ اربعین صفحہ 16) میں کہتا ہوں کہ میں حجر اسود ہوں

۳۔ خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ رکھا۔ (حاشیہ اربعین صفحہ 16)

۴۔ براہین احمدیہ میں اول خدا نے میرا نام مریم رکھا۔ (حقیقۃ الوحی۔کشتی نوح صفحہ 66۔ تریاق القلوب صفحہ 155)

۵۔ خدا نے 36 برس پہلے میرا نام محمد اور احمد رکھا۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4 تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 67)

۶۔ ''چنانچہ ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، سلیمان، یوسف، یحییٰ عیسیٰ وغیرہ تمام نام براہین احمدیہ میں میرے رکھے۔(نزول مسیح حاشیہ صفحہ 4)

۷۔ یہی احمدی جماعت ہے جس کے اندر خدا کا رسول موجود ہے۔ (رسالہ الحکم۔جلد: 11 نمبر شمارہ 20 مورخہ 10 جون 1907ء)

۸۔ خدا تعالیٰ نے اس الہام میں میرا نام مریم رکھا۔پھر جب کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا پھر جب اس پر دو برس گزر گئے مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی ماہ بعد جو دس ماہ سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا اور اس طور پر میں ابن مریم ٹھہرا۔ (کشتی نوح صفحہ ۴۷،۴۶)

خاندان:۔

میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے معجون مرکب ہے۔ (تریاق القلوب: صفحہ 159)

دراصل مرزا صاحب مغل برلاس تھے یہاں انہوں نے جو خون کے معجون مرکب کی بات کی ہے اگر بالفرض کسی دوسرے شخص نے ان کے بارے میں یہ بات کہی ہوتی تو ہم اسے انتہائی نازیبا اور بے ہودہ کہتے مگر بننے والے نبی کی اپنی ذات کی پہچان ہے۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہوں میری بیشمار۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 103)

اخلاق وعادات:۔ مرزا صاحب کی گفتگو میں فحش کلامی اور بدزبانی کا اثر موجود تھا۔حتیٰ کہ انبیا بالخصوص حضرت عیسیٰ کے بارے میں ان کے کلام میں انتہائی رکیک جملے پڑھے جا سکتے ہیں۔فرمایا:۔

آپ (حضرت عیسیٰ) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

(ضمیمہ انجام آتھم: حاشیہ صفحہ 7)

میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔ (ریویو: جلد اول: صفحہ 122، 1906ء)

یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم: صفحہ 5)

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔

(کشتی نوح: حاشیہ صفحہ 75)

مرزا صاحب نے اپنی کتاب دافع الوساوس (آئینہ کمالات اسلام) روحانی خزائن: جلد 5 صفحہ 547 پر اپنی کتابوں کا ذکر کر کے ان کے نہ ماننے والوں کیلئے "ذریۃ البغایا" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جو کہ ایک بدترین گالی ہے جس کے اگر انتہائی محتاط معنی بھی کیے جائیں تو بدکار عورتوں کی اولاد ہوتے ہیں اور اگر حقیقی روح دیکھی جائے تو وہ لفظ لکھنے کے قابل نہیں۔

نجم الہدیٰ نامی کتاب خزائن: جلد ۱۴ صفحہ 53 دیکھیے۔ ایک شعر میں مرزا صاحب فرماتے ہیں جس کا ترجمہ ہے۔

دشمن ہمارے جنگلوں کے خنزیر اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

مرزا صاحب کی گالیوں کی حروف تہجی کے حساب سے مرتب شدہ فہرست مولانا نور محمد صاحب کی کتاب "مغلظات مرزا" میں تفصیل سے ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

اب ان کی ذاتی زندگی کے چند نمونے بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کیا نبی کے یہ لائق ہے۔

مرزا صاحب کے ایک مرید مفتی محمد صادق صاحب نے "ذکر حبیب" کے نام سے کتاب تالیف کی اس کے صفحہ 38 پر یہ واقع تحریر ہے کہ

"حضرت مسیح موعود کے اندر خانہ ایک نیم دیوانی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں گھڑا رکھا ہوا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر ننگی بیٹھ کر نہانے لگی۔

سیرۃ المہدی میں صفحہ 213 جلد ۳ میں ہے کہ رات کو عورتیں پہرہ دیتی تھی اور مرزا صاحب کا فرمان تھا کہ جب سوتے میں کوئی بات کروں تو مجھے جگا دینا۔

سیرہ المہدی صفحہ ۲۷۳ جلد ۲ میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر عبدالستار صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان کی لڑکی زینب بیگم تین ماہ تک مرزا صاحب کی خدمت میں رہی۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات نصف رات یا اس سے زیادہ دیر پنکھا ہلاتے گزر جاتی

سیرۃ المہدی جلد ۳ صفحہ ۲۱۰ میں لکھا ہے کہ بھانو نامی ملازمہ حضرت کے پاؤں دباتی تھی۔

الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء غلام محمد قادیانی صاحب نے ایک مضمون میں اپنی بیوی عائشہ کے متعلق لکھا کہ "میری بیوی پندرہ برس کی عمر میں دارالامان میں حضرت مسیح موعود کے پاس آئیں۔ حضور کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔

"اس طرح کے اور کئی انوکھے واقعات حضرت مرزا صاحب کی زندگی کا حصہ ہیں۔ مگر اس وقت کے سنجیدہ لوگ بھی ان حرکات کو ناپسند ضرور کرتے تھے۔ کیونکہ اس زمانے کے ان کے اپنے اخبار "الحکم" جلد: 11 شمارہ نمبر 13، 13 اپریل 1907ء میں ایک مرید جناب محمد حسین قادیانی صاحب کے اعتراض پر کہ حضرت جوان لڑکیوں سے پاؤں کیوں دبواتے ہیں۔ حضرت کے مرید خاص حکیم فضل دین قادیانی نے جواب دیا۔ "وہ نبی معصوم ہیں ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکت ہے"۔

اب آخر میں چند گزارشات قادیانی حضرات کیلئے

مرزا صاحب کا فرمان ہے کہ

"خدا ہر صدی کے سر پر اس امت کیلئے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے دین کو تازہ کرے گا.......... اور یہ بھی اہل سنت کے درمیان متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے۔ جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں۔ یہود اور نصاریٰ دونوں قومیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ آخری زمانہ ہے۔ اگر چاہو تو پوچھ لو۔ (حقیقۃ الوحی: صفحہ 193، روحانی خزائن: جلد 22 صفحہ 200 تا 201)

اس فرمان کی روشنی میں مرزا صاحب جو تیرویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کے شروع میں تشریف لائے یا انیسویں صدی عیسوی کے آخر اور بیسویں صدی کے شروع

میں اگلے جہاں کو سدھار گئے وہ اس صدی کے مجدد تھے۔ اور چونکہ وہ صدی آخری تھی اسلئے وہ مسیح تھے۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم کے دنیا میں آکر فوت ہونے کے بعد پھر قیامت ہی ہوگی۔ تو اس حساب سے اب تمہیں قیامت میں ہونا چاہئے اور یہ دنیا ختم ہو چکی ہونی چاہئے۔ مگر اکیسویں صدی کے دن بھر گزر رہے ہیں اور پندرھویں صدی ہجری بھی ایک تہائی کے قریب ہو چکی ہے۔

لہٰذا مرزا صاحب کا جھوٹ اب تو مان لینا چاہئے کہ وہ نہ مسیح تھے نہ مہدی۔ مہدی بھی پیدا ہوگا اور عیسیٰ ابن مریم بھی نازل ہونگے پھر وہ سب کچھ ہوگا جو احادیث صحیحہ سے ثابت شدہ ہے۔

اب آخر میں مرزا کا انجام بھی ان کی اپنی زبانی پڑھ لیجئے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب کو خطاب کرکے مرزا صاحب نے فرمایا۔ ''پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (مولانا ثناء اللہ امرتسری) پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں''۔

(اشتہار مولانا ثناء اللہ صاحب سے آخری فیصلہ مندرجہ مجموعہ اشتہارات: جلد ۳، صفحہ ۵۷۸)

مولانا ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب کی زندگی میں ہر آفت آسمانی سے بالکل محفوظ رہے اور مرزا صاحب کا خدا کی طرف سے نہ ہونا ثابت ہوگیا اور وہ چالیس سال بعد بقضائے الٰہی طبعی موت سے اس جہاں فانی سے باعزت رخصت ہوئے اور خود مرزا صاحب پر خدا کے ہاتھوں ایسی آفت وارد ہوئی جسے انہوں نے خود سزا تجویز کیا تھا۔ اس کا ذکر ان کے مقدس مرید اور قابل احترام خسر جناب میر ناصر نواب صاحب کی زبانی سنئے۔۔۔۔ فرماتے ہیں ''حضرت مرزا صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مکان پر جاکر سو چکا تھا۔ جب آپ کو سخت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو مجھے مخاطب کرکے فرمایا ''میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے اس کے بعد کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں آپ نے نہیں فرمائی کہ دوسرے روز دس 10 بجے کے بعد آپ کا انتقال ہوگیا۔

(حیات ناصر: صفحہ 14)

اوپر اشتہار میں واضح طور پر ہیضہ کو خدائی سزا کہا گیا ہے جو انہوں نے مولانا صاحب کیلئے تجویز کی مگر وہ تو ان کو جھوٹا ثابت کرنے کیلئے تا دیر زندہ رہے اور مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوکر خود اس مجوزہ سزا میں مبتلا ہوکر آنجہانی ہوئے اور اپنے انجام کو پہنچ گئے۔

اللہ رب العزت ہماری حفاظت فرمائے اور ہدایت کی توفیق مرحمت فرمائے۔

☆☆☆